لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:- صفیہ چیمہ

﴿ خلافت نمبر ﴾

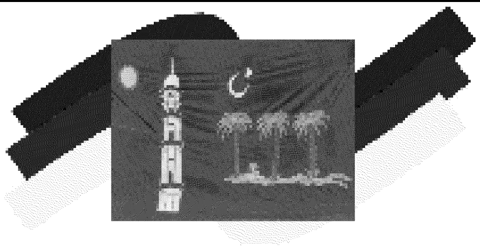

جلد نمبر 10 نگران:-صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی ماہ ہجرت۔ 1385ھش، بمطابق مئی 2008ء معاونت:۔-صبیحہ نفیس۔نفیسہ کبیر شمارہ نمبر 5

27 مئی 1908-2008 عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک

القرآن الحکیم

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔‘‘ (سورۃ النور آیت 56)

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث النبوی ﷺ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کردے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے‘‘۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوٰۃ بَابُ الْإِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

نظام خلافت کی اطاعت اور فرمانبرداری

’’تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو، اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو‘‘

’’اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچ بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے...... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے، خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی، وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا...... ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا گیا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا......

تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2۔ صفحہ 246 تا 248۔ تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 60)

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’جماعت احمدیہ کا تاریخی دن‘‘

’’آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادہ اور نبی تھے اور آپ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپ علیہ السلام کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلہ خلافت تا قیامت جاری رہنا تھا۔ پس آج 97 سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد، اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارہ میں فعلی شہادت گزشتہ 97 سال سے پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔ اور نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رمئی 2005ء۔ الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 جون 2005ء)

’’صرف اور صرف خدا کی خاطر خلیفۂ وقت سے اظہار محبت و پیار‘‘

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ آج پوری دنیا میں سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اس دور میں یہی نشان کافی ہے لیکن ’گر دل میں ہو خوفِ کردگار‘۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو جب اگلے جہان میں جنت کی بشارت دیتا ہے تو اس کے نظارے صرف بعد میں ہی کروانے کے وعدے نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی اخلاص، وفا اور پیار کے نمونے دکھا کر آئندہ جنتوں کے وعدوں کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اس کے نظارے روزانہ ڈاک میں آج کل میں دیکھ رہا ہوں۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح ایک شخص جو سینکڑوں ہزاروں میل دور ہے صرف اور صرف خدا کی خاطر خلیفۂ وقت سے اظہار محبت و پیار کر رہا ہے اور یہی صورت ادھر بھی قائم ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کی رو کی طرح فوری طور پر وہی جذبات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ الحمدللہ، الحمدللہ۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 1، 2003ء صفحہ 17)

”یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔“ ”اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

خلفائے احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد توحید کو قائم کرنے والے مشن (Mission) کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء نے خوب آگے بڑھایا اور مسلسل بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل نبوت کے قیام کا خاصہ ہی توحید کا قیام ہے جس کے ذریعہ سے دنیا کے سارے لوگ وحدت کی ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ نبوت کے اس فیضان کو خلفائے احمدیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

”اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو“

”اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اس کی عبادت کرو اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع، محبوب، مطلوب، امیدوں کا مرجع نہ ہو۔ اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری، سوسائٹی (Society) کے اصول اور دستور ہوں، سلاطین ہوں، امراء ہوں، ضرورتیں ہوں، غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس خدا تعالیٰ کی اطاعت، عبادت، فرمانبرداری، تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شے محبوب، مقصود، مطلوب اور مطاع نہ ہو۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 جولائی 1993ء)

”خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا۔“

”دنیا کے مذاہب کی حفاظت کیلئے مؤید من اللہ، نصرت یافتہ پیدا نہیں ہوتے۔ اسلام کے اندر کیسا فضل اور احسان ہے کہ وہ مامور بھیجتا ہے جو پیدا ہونے والی بیماریوں میں دعاؤں کے مانگنے والا، خدا کی درگاہ میں ہوشیار انسان، شرارتوں اور عداوتوں کے بدنتائج سے آگاہ، بھلائی سے واقف انسان ہوتا ہے۔ جب غفلت ہوتی ہے اور قرآن کریم سے بے خبری ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں میں بے سمجھی پیدا ہو جاتی ہے تو خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا۔“ (الحکم 17 جولائی 1902ء صفحہ 15)

ارشادات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ:

دعاؤں کی قبولیت

”اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔“ (منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 47)

”خلفا دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں“

”حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو انبیاء کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ خلفا کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں۔ ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفا دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔“

(الفضل 4 ستمبر 1937ء)

”پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔“

”انبیاء علیہم السلام کے اغراض بعثت پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہے کہ خلفا کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیش رو کے کام کو جاری کرے۔ پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔“

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 24)

”خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی“

”یہ ایک دھوکا ہے کہ سلسلۂ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو رڈ فرما دیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ (النور: 56) خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دے دیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحد ہوں گے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا کوئی موقعہ نہ تھا۔“ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 14،13)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

”خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا“

”پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول کریم ﷺ کا دامن چھوٹ جائے گا کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد ﷺ کا دیا ہوا مقام ہے نہ اس میں اپنی کوئی طاقت نہ اس میں کوئی اپنا علم۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو، اس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے رسولؐ نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافت راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفا اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہ خلافت آئمہ کے جو مضبوطی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفۂ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی۔ آپؐ کے روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے اتنا ہی اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا اور غالب رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے دامن کو چھوڑتا ہے اور خلافت راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بدقسمت پیدا نہ ہو۔“

(خلافت و مجددیت۔ صفحہ 48۔49۔ برموقع اجتماع انصار اللہ 1968ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

”خلافت کے قیام کا مدعا، توحید کا قیام“

”اس زمانے میں توحید کے نام پر سوائے احمدیت کے کسی کو سزا نہیں دی جارہی“

”میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچایا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی...... میں جانتا ہوں کہ اس زمانے میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانے والی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابلہ پر ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس زمانے میں توحید کے نام پر سوائے احمدیت کے کسی کو سزا نہیں دی جارہی...... خدا کی قسم! آج آپ ہی تو ہیں جو توحید کے لئے ایسی قربانیاں پیش کر رہے ہیں...... پس ہم توحید کے محض دعویدار نہیں ہیں، ہم توحید کو اپنے اعمال میں جاری کر چکے ہیں۔ آج ایک ہم ہی تو ہیں جو توحید کے نام پر ہر قسم کے ابتلا میں مبتلا کئے گئے اور ہر ابتلا سے ثابت قدم باہر نکلے ہیں۔ اسی کا نام قدم صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو قدم صدق عطا فرماتا رہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 نومبر 1993ء)

ایک پیغام

از طرف نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی

پیاری ممبرات!

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

خُدا تعالیٰ آپ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے"۔

(سیرت المہدی مطبوعہ قادیان ۱۹۳۵ جلد اوّل صفحہ ۱۶۵)

ہندوستان کے ایک اخبار نے بھی اِس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ

"قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوُا جس نے اپنے گردوپیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا۔ یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی منعکس ہیں"۔ (سٹیٹسمین دہلی ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء بحوالہ تحریک احمدیت از برکات احمد صاحب راجیکی مطبوعہ قادیان ۱۹۵۸ صفحہ ۱۳)

پیاری ممبرات! ہمارا اِس بات پر قوی ایمان ہے کہ خُدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دُنیا کے لئے فیوض وبرکات کا جو فیضان جاری فرمایا، آج یہ سب برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک بڑی ہی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو خُدا تعالیٰ کے قائم کردہ بابرکت نظامِ خلافت کے تحت نہ صرف اپنی بلکہ سارے بنی نوع انسان کی زندگیوں میں روحانی انقلاب لانے کی خاطر وجود میں آئی ہے۔ یہ جماعت ایسے دیوانوں پر مُشتمل ہے جو اپنے آقا کی ہر پکار پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی ہے۔ خلیفہء وقت سے اِس بے مثال محبت کے معجزانہ نظارے دُنیا نے بارہا دیکھے ہیں۔ اپنے آقا سے ایسی محبت اور اور ایسی اطاعت کا جذبہ آج جماعت احمدیہ کے سوا کہیں اور نہیں۔

پیاری بہنو اور بچیو! یہ معجزہ ہم نے ایک بار پھر دیکھا کہ جب خلیفہء وقت نے ہم سے ہماری کوتاہیوں کی بناء پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تو ہمارے دِل تڑپ اٹھے۔ ہم نے نہ صرف گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کیا بلکہ حضورِ انور کے سامنے بھی ندامت اظہار کرتے ہوئے اپنے آقا سے معافی کی عاجزانہ گذارش کی۔ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی فضل واحسان ہے کہ خاکسار آپ سب کو دِلی مُبارکباد پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اپنے خطبہ جُمعہ میں حضورِ انور نے لجنہ جرمنی پر خاص شفقت فرماتے ہوئے اپنے مُبارک الفاظ میں ہم عاجز بندیوں کو جس سعادت سے نوازا ہے، اِس بارے میں یہ عاجزہ اپنے جذبات کا اظہار لفظوں میں بیان کرنے پر خود کو قادر نہیں پاتی، سوائے اِس کے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہء شکر بجالاتے ہوئے روح سربسجود ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں کہ ہمارے پیارے آقا نے ہماری ایک کمزوری کی بناء پر جس کا تعلق ہماری نظم وضبط میں کمی سے تھا، ہم سے ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرنا چاہیے کہ اُس پروردگار نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے خلیفہء وقت کے حُکم پر لبیک کہنے کی توفیق پاتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف قدم اُٹھائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعا کرنے کے ساتھ ساتھ بہنوں اور بچیوں نے حضورِ اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں معافی کے خطوط بھی لکھے۔ اِس پر ہمارے پیارے آقا نے جس شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے ہماری معافی کو قبول فرمایا ہے، اِس کا حق یہی ہے کہ ہم اللہ کے حضور مزید جھک جائیں، ہر لمحہ استغفار کریں اور اپنے پیارے آقا کو اپنی دُعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ پس میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آئندہ بھی خلیفہء وقت کے ہر حُکم پر لبیک کہیں اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں۔

اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اِن قیمتی نصائح کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں؛

"پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اِس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔...... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دُنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامیں رکھیں۔ ہماری ترقیات کا دارو مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو اور خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے"۔ (لندن 11 مئی 2003)

اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا احسان ہے کہ ہم انشاء اللہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق پائیں گے۔ پس یاد رکھیں اب اِس حوالہ سے ہم پر پہلے سے کہیں بڑھ کر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم نہ صرف نظم وضبط بلکہ ہر پہلو سے ایک مثال قائم کرتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں۔ اللہ کرے کہ خلیفہء وقت کے ارشاد کے مُطابق لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ جرمنی لبیک کہتی ہوئی خاص نظم وضبط کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔۔

مُجھے اُمید ہے کہ جس طرح بہنوں اور بچیوں نے خلیفہء وقت کی خدمت میں معافی کے خطوط لکھے تھے، اِسی طرح اب خوشی کے موقع پر خُدا تعالیٰ کا شُکر بجالانے میں بھی پیچھے نہیں ہونگی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صدقہ دینا بھی اچھا عمل ہے۔ پھر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی خدمت میں بھی اپنے جذبات کا اظہار کریں اور حضورِ انور کا شکریہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں کامل فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سبق دیتی ہے تاریخِ خلافت اہل عالم کو
کہ اہل حق کے قدموں میں زمانہ آہی جاتا ہے

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر احمدی خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتا ہے کہ جس نے ہماری زندگیوں میں مومنین کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور جماعت احمدیہ کو نظام خلافت کے انعام سے نوازتے ہوئے ہم پر احسانِ عظیم فرمایا۔

جو سچ پوچھو تو شمع دل خلافت سے ہے نورانی
یہی ہے رمزِ قرآنی یہی راز جہاں بانی

جیسا کہ قرآن کریم میں سورۃ نور کی آیت ۵۶ میں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص (سورۃ النور آیت ۵۶)

"کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا"۔

اس آیت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسلام میں خلفاء ہونگے۔ اور ان کے دین کو، ان کے مشرب و طریق کو خدا تعالیٰ دُنیا میں پھیلائے گا۔ انکی حفاظت کرے گا۔ انکے منکر گناہ گار ہونگے۔ اور ان کے انکار کی وجہ سے ان کے دل سیاہ ہو جائیں گے۔

قرآن کریم کی طرح بہت سی احادیث بھی خلافت کے قیام کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔

مثلاً ابن ماجہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک رویاء کا ذکر ہے جس میں آپ نے فرمایا۔ "پہلے خلافت حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں میں جائے گی۔ پھر حضرت عمرؓ کے، اور حضرت عمرؓ اس کا انتظام خوب عمدگی کے ساتھ کریں گے"۔ (ابن ماجہ کتاب السنّت باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ) الفضل انٹرنیشنل ۴ اپریل ۲۰۰۸ء)

اسی طرح بانیء سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ آپ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت حقّہ کا ظہور ہوگا۔ اور مومنوں کو اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کا فیض خلافت کی صورت میں عطا ہوگا۔ سو! اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس عظیم خلافت کے ذریعہ تمام عالم میں تمکنتِ دین اور خوف کے حالات کو امن سے بدلنے کے عظیم الشان نظارے دکھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کو غیر معمولی روحانی ترقیات وفتوحات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کے مقابل پر کھڑے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے قوّی نشانوں کے ساتھ ان کا باطل ہونا دُنیا پر ظاہر فرما دیا۔

شریروں پر پڑے انکے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الّذی اخذ الا عادی

آج خلافت کے جھنڈے تلے نہ ہونے کی وجہ سے پوری دنیا بے چینی اور انتشار کا شکار ہے۔ پوری دنیا تو ایک طرف عالم اسلام بھی۔ جسکے پاس قرآن کریم جیسا پاکیزہ اور عظیم الشان ضابطہء حیات موجود ہے اسی کیفیت سے دوچار ہے۔

آج امتِ مسلمہ کی بدحالی پر ہر مسلمان نوحہ کناں ہے۔ مسلمان ملکوں کا امن تباہ ہو چکا ہے۔ خودکش بم دھماکوں، قتل و غارت گری۔ چوری ڈاکے اور ہر قسم کی اخلاقی بیماریوں اور بداعمالیوں نے انہیں ایسا پکڑا ہے، کہ کوئی مذہبی یا سیاسی لیڈرشپ دکھائی نہیں دیتی جو انہیں اس بدحالی سے نجات دلا سکے۔ جو انہیں ان خوفناک گڑھوں اور خندقوں سے بچائے جو اسلام کے دشمنوں نے ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ پس! آج ہم تمام دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ ترقی ایمان اور قبولیت اعمال کی اب نظام خلافت کے سوا کوئی صورت نہیں۔ جسے متاعِ ایمان اور عاقبت کی فکر ہو، اسے لازم ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کے نظام کے ساتھ ہو جائے۔ اور اپنا تن، من، دھن خلافت کی راہ میں قربان کر دے۔ اور جلد اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کو قبول کرے تا تمام دکھوں کا خاتمہ ہو۔

سبق دیتی ہے تاریخِ خلافت اہل عالم کو
کہ اہل حق کے قدموں میں زمانہ آہی جاتا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور خلافت کے شیریں ثمرات سے فیض یاب فرمائے اور تمام دنیا کے دلوں کو ہدایت کے نور سے منور کرے تا تمام عالم خلافت کے نور سے جگمگا اُٹھے۔ آمین

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

(ثمینہ رحمٰن صاحبہ۔ ایشرزہائم)

Vol.10 Monthly Khadija Germany Issue 5
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-5487662, Telefax:069-506886360, E-mail: safiacheema@yahoo.de

”ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں“ (ارشاد حضرت مسیح موعودؑ ۔ بدر جون 1906ء صفحہ 3)

”میں نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اگلے سال تمہارا جلسہ نہ کیا جائے، جب تک کہ اپنی اصلاح نہیں کر لیتیں“

”شکر کرو کہ تمہاری غلطیوں کی نشاندھی کرنے والا کوئی ہے، کوئی تمہیں صحیح کرنے والا ھے جو غلط کام پر تمہیں سمجھا سکے۔ ہم تو برائیوں میں پھنستے جا رہے ہیں اور ہمیں پوچھنے والا کوئی نہیں“

”جو اخلاص و وفا کا نمونہ لجنہ جرمنی نے اور بچیوں نے وہاں کی دکھایا ھے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا“

”اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے اور ہر دم ترقی کرتی رہیں“

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک ارشاد

(از خطبہ جمعہ 11 اپریل 2008 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

”..... ضمناً میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں جو باقیوں کے لئے تو ضمناً ہے مگر جرمنی کی لجنہ کے لئے اہم بات ہے۔ اِس سفر کی وجہ سے مجھے اِس کا خیال زیادہ آیا کہ جرمنی کی لجنہ یہ سن کر بھی مزید بے چین ہونگی کہ دنیا میں اِس سال جلسے ہو رہے ہیں جو کہ جوبلی کے حوالے سے بڑے اہم جلسے ہیں اور ہمیشہ اِن سے محروم رہنا پڑے گا۔ کیونکہ گزشتہ سال اِن کے جلسہ میں پوری طرح ڈسپلن نہ ہونے کی وجہ سے میں نے کہا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال تمہارا جلسہ نہ کیا جائے، جب تک کہ اپنی اصلاح نہیں کرلیتیں۔ اِس کے بعد سے بے شمار خط مجھے عورتوں کے بچیوں کے لڑکیوں کے آئے ہیں کہ ہمیں معاف کردیں آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ ایسی بدانتظامی نہیں ہوگی، بلکہ لجنہ جرمنی کی ہمدردی میں دوسرے ملکوں کی لجنہ کی ممبرات جو تھیں اُن کے خطوط آئے کہ انہیں جلسے سے محروم نہ کریں، بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ سب سے پہلے جرمنی کے بجائے پاکستان سے معافی کا خط آیا تھا تو بہر حال، جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ تو ایک اصلاحی قدم تھا۔ لجنہ جرمنی کا نیشنل اجتماع بھی اِسی لئے نہیں کیا گیا کہ پہلے چھوٹے پیمانے پر اجتماعات کر کے جلسے کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کریں، عورتوں کو آگاہ کریں اور اِس کا بڑا مثبت نتیجہ نکلا ہے۔ ایک انقلابی تبدیلی اکثریت میں پیدا ہوئی ہے وہاں۔ مجھے جو خطوط آئے اُن میں بھی توبہ اور استغفار کی طرف خاص توجہ تھی اور اخلاص و وفا کا اظہار ایسا تھا کہ آج اِس مادی دور میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہی نظر آسکتا ہے کہ دُنیاوی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ دین کی خاطر اِس طرح درد سے کوشش ہو رہی ہے۔ بچیوں لڑکیوں عورتوں کے خلافت سے محبت کے اور معافی کے خطوط آتے رہے۔ ایک بہن نے لکھا کہ اُس کی غیر احمدی افغان واقف تھی اُس نے کہا میں نے سُنا ہے کہ تمھارے خلیفہ تم سے ناراض ہیں اور پھر ساتھ ہی اُس کو یہ بھی کہا کہ تم لوگ بڑی بُری عورتیں ہو۔ کہتی ہیں کہ میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دوں؟ تو خود ہی وہ غیر احمدی کہنے لگی کہ شکر کرو کہ تمہاری غلطیوں کی نشاندہی کرنے والا کوئی ہے، کوئی تمہیں صحیح کرنے والا ہے جو غلط کام پر تمھیں سمجھا سکے۔ ہم تو برائیوں میں پھنستے جا رہے ہیں اور ہمیں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اِس پابندی نے پورے جرمنی میں لجنہ میں ناصرات میں بچیوں میں ایک بے چینی کی لہر دوڑادی تھی اور اِس وجہ سے انہوں نے دُعائیں بھی کیں اور اپنے اندر تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔ کُچھ عرصہ ہوا اِسی وجہ سے مُجھے رپورٹیں تو آرہی تھیں ان کی۔ میں نے امیر صاحب اور صدر لجنہ کو کہہ دیا تھا کہ خاموشی سے جلسے کی تیاری کرتے رہیں لیکن لگتا ہے کہ ابھی تک بات پہنچی نہیں کہ جلسے کی تیاری تو ہو رہی ہے وہاں۔ بہرحال یہ بھی اچھی بات ہے کہ واقعی ہی خاموشی سے کام ہو رہا ہے کہ دوسروں کو پتہ نہیں لگا۔ جو اخلاص و وفا کا نمونہ لجنہ جرمنی نے اور بچیوں نے وہاں کی دکھایا ہے وہ تو بیان نہیں ہوسکتا، بہرحال یہ تسلی رکھیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہاں لجنہ کا جلسہ ہوگا۔ انشاءاللہ ۔لیکن اِس واقعہ نے لجنہ کی، جرمنی کی لجنہ کی خاص طور پر قدر میرے دِل میں کئی گُنا بڑھادی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے اور ہر دم ترقی کرتی رہیں۔ دوبارہ پھر میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے بھی دُعا کریں اور میرے دوروں کے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں کی دروازے کھولتا چلا جائے“۔ آمین

شکر اللہ دا

شکر کراں میں تیرا مولا، توں ایہہ دن اے وکھایا
خُطبہ سُنیا ، پائی رہائی ، تے مَینوں چَین اے آیا

جدوں وی خطبہ سُنن میں بیٹھی، دل وچ مَنگاں دعاواں
اللّہ ساڈی خیر کریں توں ، خبر میں چنگی پاواں
مولا میرے فضل اے کیتا ، خبر اے چنگی سنائی
کِناں شکر کراں میں اودھا ، کِنی کراں ودھائی

اَج دا دن اے سوھنا چڑھیا ، پاگاں والا ہویا
لجنہ جرمنی خوشی اے پائی ، دل اے وَڈا ہویا
آقا میرے جو کُجھ کہہ کے ، جس چھجّے تے رکھیا
ساڈا پیار فدائیت والا ، دل اونہاں دے لکیا

سارے مُلکاں دیاں لجنہ ، ساڈے واسطے بولیاں
اللہ پاگ اونہاں نوں لاوے، کڈ یاں نیں اوہ چنگیاں
سجدہِ شکر ادا میں کیتا ، سب نوں خبر سناواں
سوواں سال خلافت جوبلی، دے جلسے تے جاواں

جیہڑا حال اے اپنا ہویا ، کی دَسّاں کی چِیکاں
خُطبہ سُن کے چپ کر جاواں ، اگلا پَئی اڈیکاں
سوچاں سمجھاں سَت دیہاڑے، جمعے نوں آساں لاواں
دَھک دَھک کردا دل اے میرا، فیر میں کراں دُعاواں

اِیہنوں پوچھاں ، اُنہوں پوچھاں ، اُگ سُگ کوئی لگے
مولا میرے رحم کریں تُوں ، اسیں آن ناقص بندے
مُرشد ساڈا راضی نئیں تے ، ساڈی کِیہ اے وفا ؟
مُرشد دی مرضی دے اندر ، مولا دی اے رضا

سمجھاں کوئی نئیں، عقلاں کوئی نئیں، بندے آں اسیں سِد ھے
نٹھ نٹھ جرمنی سارے پہنچے ، ڈگ دے ، نٹھ دے ، ٹج دے
ایتھے اسیں کِیہ کمایا ؟ کِیہ کِیتا ؟ کِیہ دسّاں ؟
گل کِسے توں لُکّی کوئی نئیں ، میں کِیہ تانوں دسّاں ؟

مُرشد آقا شفقت کیتی ، واری ہو ہو جاواں
اَسیں تے ایڈ ھے قابل نئیں سی ، دل وچ میں شرمانواں
ساڈی حالت مولا جانے ، اندروں سانوں سنوارے
رو رو جیہڑے عہد نیں کیتے ، لجنہ اوہ نبھاوے

سوہنا بولو، سچّا بولو، بولو گٹ تے بَوتا سُن لَوو
ویلا ویکھو، مجمع ویکھو، دین دی مجلس وِچ گل سن لَوو
ہُن وی سوچو میریو پینو ، ہُن تے عقلاں کر لَوو
اوس مولا دا شکر کرو تے ، دِلاں دے وچ اے تَر لَوو

جُمعہ ہووے ، جلسہ ہووے ، پاویں ہوون کھیڈاں
بَے جاؤ نظم و ضبط دے اندر ، جِیب نوں کر لَوو ہیٹھاں
چُپ کرکے تے بیٹھ کے سُن لَوو ، جدوں کوئی کُجھ کہیندا
دِل دماغ عقل اے پھڑدا ، تہاڈا نئیں کُجھ لیندا

طَاعت دی اک مثال وَدیا ، چنگا نمونہ بَن بَن
اَگوں آون والیاں نسلاں ، عمل کَرن تے سمجھن
جَلسے ، جُمعے ، کَٹھ ہوون تے ، چُپ اَدب ناں رہنا
قرآن ، حدیث ، تے میرے پیارے مُرشد دا اے کہنا

اللہ سوہنے توں ساڈے تے ، فضل کریں کرماویں
میریاں ساریاں کمیاں بیشیاں ، توں معاف فرماویں
جَلسہ ہووے جوبلی دا ، تے خیر ناں آقا آون
ایس خلافت دی برکت نوں ، لوکیں سارے پاون
آمین

دُعاگو صفیہ چیمہ مُدیرہ خدیجہ جرمنی